

## شہادتِ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

امیر المؤمنین، احد السابقین الاولین، ذوالنورین، صاحب الحجر تین، خلیفہ سوم، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت برحق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو شہادت باسعادت کی کئی بار خوشخبری سنائی تھی۔ آپ کو سبائی باغیوں نے شہید کیا۔ آپ کی شہادت میں کوئی صحابی شریک نہیں، بلکہ جب بلوایوں نے محاصرہ کیا، تو حتی المقدور صحابہ کی ایک بڑی جماعت آپ کا دفاع کرتی رہی۔ ججاہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر سے نیچے اتارنا اور لاٹھی آپ کے گھٹنے پر مارنا ثابت نہیں۔ اسی طرح محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آپ رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک ہونا یا آپ کی داڑھی کو پکڑنا ثابت نہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع ہے۔ آپ بقیع میں مدفون ہیں، رضی اللہ عنہ وارضاه۔

✽ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی ایک مسجد میں فرمایا:

لَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ، لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقُضَ .

”جو کچھ تم لوگوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے، اس کی وجہ سے اگر اُحد

پہاڑ اپنے جگہ سے سرک کر ریزہ ریزہ ہو جائے، تو یہ اُس کے لائق ہے۔“

(صحیح البخاری: 3867)

صحابی رسول نے دراصل خوارج کو مخاطب ہے کہ تم نے خلیفہ راشد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

کے خون میں ہاتھ رنگ کر اتنا بڑا ظلم کیا ہے کہ اس سے اُحد پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو سکتا ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی برحق خلافت:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا عُمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَيَّ  
خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ .

”عثمان! یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو (خلافت کا) گرتا پہنائے گا، اگر (باغی) لوگ  
آپ سے وہ گرتا اتروانا چاہیں، تو نہ اُتارنا۔“

(سنن الترمذی: 3705، وسندہ حسن)

❁ اس حدیث کو امام ابن حبان رضی اللہ عنہ (۶۹۱۵) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حق پر تھے:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں رونما ہونے والے فتنوں سے نبی کریم ﷺ نے  
پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔

❁ سیدنا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

ذَكَرَ الْفِتْنَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ  
عَلَى الْهُدَى، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ، قَالَ: فَأَقْبَلْتُ  
عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ .

”آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ بہت قریب ہیں، اسی اثنا میں  
منہ لپیٹے ہوئے ایک شخص گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنوں کے دنوں  
میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ تو میں (مرہ رضی اللہ عنہ) اُٹھ کر اس شخص کی طرف گیا،

دیکھا کہ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں، تو میں نے اُن کا چہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف موڑ کر پوچھا: کیا یہی؟ فرمایا: جی ہاں۔“

(مسند الإمام أحمد: 115/2، سنن الترمذی: 3704، وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے ”حسن صحیح“ اور امام حاکم رضی اللہ عنہ (۲۵۵۲) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رضی اللہ عنہ نے موافقت کی ہے۔

✽ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(فتح الباری: 38/7)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خبردار کر دیا تھا کہ فتنے کے دنوں میں عثمان رضی اللہ عنہ حق پر ہوں گے، تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ حدیث سننے اور یہ معلوم ہو جانے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حق پر ہیں، کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس فتنے کا حصہ بنے ہوں؟ ہرگز نہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتے تھے، اس لیے اس فتنے کا شکار نہیں ہوئے، بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کا حتی الوسع دفاع کرتے رہے۔

✽ سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ،  
وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخُلٌ كَانَ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى  
الْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ الْمَدْخَلَ فَخَرَجَ  
وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ آتِفًا، قُلْنَا:  
يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي؟ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرَأَةٍ

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زُنِيَ بَعْدَ  
 إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا، فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا  
 إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ لَهُ،  
 وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي؟

”جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور (قید) تھے، تو میں ان کے پاس تھا، گھر  
 میں داخل ہونے کا ایک ایسا راستہ تھا، جو شخص اس میں سے داخل ہوتا، تو وہ بلاط  
 (مدینہ میں ایک جگہ ہے) پر ہونے والی باتیں سن سکتا تھا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس  
 میں سے داخل ہوئے، جب باہر آئے، تو ان کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انہوں  
 نے فرمایا: وہ تو مجھے ابھی ابھی قتل کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ہم نے کہا:  
 امیر المؤمنین! آپ کو اللہ تعالیٰ ان سے کافی ہو جائے گا، آپ نے فرمایا: وہ مجھے  
 کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:  
 صرف تین وجوہات کی بنا پر کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے۔ ① جو اسلام لانے  
 کے بعد کفر کرے ② جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے ③ جو کسی کو  
 (ناحق) قتل کر دے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا تھا  
 اور نہ ہی اسلام میں اور جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت (اسلام) سے نوازا  
 ہے، میں نے کبھی دین بدلنے کے متعلق سوچا بھی نہیں اور نہ ہی میں نے کسی کو  
 قتل کیا ہے، تو وہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟“

(مسند أحمد: 61/1، سنن أبي داود: 4502، سنن النسائي: 4024، سنن الترمذي

2158، سنن ابن ماجه: 2533، معرفة الصحابة للأصبهاني: 75/1، وسنده صحيح)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمۃ اللہ علیہ (۸۳۶) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ”حسن“، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (۳۵۰/۱۴) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی صحابی شریک نہیں:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مصر کے چند اوباش اور فتنہ گر لوگوں نے شہید کیا، ان میں کوئی صحابی شریک نہیں۔

✿ حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يُشَارِكْ فِي قَتْلِهِ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ .

”شہادت عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی صحابی شریک نہیں ہوا۔“

(شرح النووي: 148/15)

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

خِيَارَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَدْخُلْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فِي دَمِ عُثْمَانَ، لَا قَتَلَ وَلَا أَمَرَ بِقَتْلِهِ، وَإِنَّمَا قَتَلَهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ مِنْ أَوْبَاشِ الْقَبَائِلِ وَأَهْلِ الْفِتَنِ .

”مسلمانوں کے بہترین لوگوں میں سے کوئی بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک نہیں ہوا، نہ شہید کیا اور نہ شہید کرنے کا حکم دیا۔ بلکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والی توفسادی، بد معاش اور فتنہ گر لوگوں کی ایک جماعت تھی۔“

(منهاج السنّة النبوية: 323/4)

✿ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِيهِمْ صَحَابِيٌّ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ .  
 ”قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی صحابی شامل نہیں تھا، واللہ الحمد۔“

(البدایة والنہایة : 451/10)

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ أَعْلَمُ بَنِي أُمِّيَّةَ يَقْبَلُونَ مِنِّي لَنَفَلْتُهُمْ خَمْسِينَ يَمِينًا قَسَامَةً  
 مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا مَالَتُ عَلِيَّ قَتْلَهُ .

”اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ بنو امیہ والے میری بات مان لیں گے کہ میں نے  
 سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہیں کیا اور نہ ان کی شہادت میں کسی کا ساتھ دیا، تو میں  
 بنو ہاشم کی طرف سے مصالحت میں پچاس قسمیں اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔“

(تاریخ المدینة لابن شبة : 1269/4، وسندہ صحیح)

چند روایات اور ان کا جائزہ:

❁ عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

أَنَا أَنْظَرُ إِلَى عُثْمَانَ يَخْطُبُ عَلِيَّ عَصَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمِ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ جَهْجَاهُ: قُمْ يَا نَعْتَلُ، فَانْزِلْ عَن هَذَا الْمَنْبَرِ،  
 وَأَخَذَ الْعَصَا فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، فَدَخَلَتْ شَطِيطَةٌ  
 مِّنْهَا فِيهَا، فَبَقِيَ الْجُرْحُ حَتَّى أَصَابَتْهُ الْأَكِلَةُ فَرَأَيْتَهَا تَدُودٌ،  
 فَانْزَلَ عُثْمَانُ وَحَمَلُوهُ وَأَمَرَ بِالْعَصَا فَشَدُّوَهَا، فَكَانَتْ

مُضَبَّبَةٌ، فَمَا خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا خَرْجَةً أَوْ خَرْجَتَيْنِ  
حَتَّى حُصِرَ فَقُتِلَ .

”میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والی وہ  
لاٹھی پکڑ کر خطبہ دے رہے تھے، جس پر ٹیک لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اور  
(آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما خطبہ دیا کرتے تھے۔ تو  
عثمان رضی اللہ عنہ سے ججاہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نعل! (نعل مصر کے ایک شخص کا نام تھا، جس  
کی لمبی داڑھی تھی، باغی لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر عیب جوئی کرتے ہوئے انہیں  
نعل کہتے تھے۔) اُٹھو اور منبر سے نیچے اترو۔ ججاہ رضی اللہ عنہ نے لاٹھی پکڑی اور اُن  
کے داہنے گھٹنے پر مار کر لاٹھی توڑ دی۔ لاٹھی کا چورا گھٹنے میں داخل ہو گیا، تو اس  
سے زخم بن گیا، یہاں تک کہ اس میں خارش پڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ اس  
میں کیڑے پڑ گئے۔ بہر کیف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ منبر سے اتر گئے، (باغی) لوگ  
آپ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے۔ (بعد میں) لاٹھی کو جوڑ دیا گیا اور اس پر لوہا  
چڑھا دیا گیا۔ اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ صرف ایک یا دو بار باہر تشریف  
لائے، یہاں تک کہ محاصرہ کر کے شہید کر دیے گئے۔“

(تاریخ الطبری: 366/4)

روایت جھوٹی ہے۔ محمد بن عمر واقدی ”متروک و کذاب“ ہے۔

❁ نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِنَّ جَهْجَاهًا الْغِفَارِيَّ أَخَذَ عَصًا كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَكَسَرَهَا  
عَلَى رُكْبَتِهِ، فَرَمَى فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ بِأَكْلَةٍ .

’سیدنا جہاہ غفاری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لاشی پکڑی اور ان کے گھٹنے پر مار کر توڑ دی، اس جگہ پر (بعد میں) خارش پڑ گئی۔‘

(تاریخ الطبری: 366/4)

روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نافع نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

✽ ابو حبیہ مولیٰ عروہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَامَ إِلَيْهِ جَهَّجَاهُ الْغِفَارِيُّ،  
فَصَاحَ: يَا عُمَانُ أَلَا إِنَّ هَذِهِ شَارِفٌ قَدْ جِئْنَا بِهَا عَلَيْهَا عَبَاءَةٌ  
وَجَامِعَةٌ، فَاَنْزِلْ فَلْنُدْرِعَكَ الْعَبَاءَةَ، وَلْنَطْرَحَكَ فِي الْجَامِعَةِ،  
وَلْنَحْمِلَكَ عَلَى الشَّارِفِ، ثُمَّ نَطْرَحُكَ فِي جَبَلِ الدُّخَانِ  
فَقَالَ عُمَانُ: قَبَّحَكَ اللَّهُ وَقَبَّحَ مَا جِئْتَ بِهِ!

’اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا، تو جہاہ غفاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چیخ کر پکارا: اے عثمان! ہم یہ سواری (اوٹنی) لائے ہیں، اس پر ایک چونغہ اور طوق ہے، منبر سے نیچے اترو، ہم تمہیں وہ چونغہ پہنائیں گے، تمہاری گردن میں طوق ڈالیں گے اور اس سواری پر سوار کر کے جبل دخان پر پھینک دیں گے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہیں اور تمہارے اس عمل کو نیست و نابود کرے!‘

(تاریخ الطبری: 366/4)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن عمرو اقدی ’متروک و کذاب‘ ہے۔

④ ابو حنیفہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

✽ عتبہ بن مسلم مدنی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ آخِرَ خُرُوجِ خَرَجَهَا عُثْمَانُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ حَصَبَهُ النَّاسُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ غِفَارٍ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ : وَاللَّهِ لَنُغْرِيَنَّكَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ، فَتَنَزَلَ، فَحِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ .  
”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ جمعہ والے دن باہر تشریف لائے، منبر پر بلند ہوئے، تو باغیوں نے انہیں روک دیا۔ ایک غفاری جسے ججہاہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تجھے جبل دخان کی طرف لے جائیں گے، تو عثمان رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے، آپ کو نماز سے بھی روک دیا گیا، تو اس روز لوگوں کو سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔“

(كشف المشكل لابن الجوزي: 1/167)

روایت سخت ضعیف ہے۔

① علی بن محمد بن ابی قیس کے بارے میں محمد بن احمد بن ابی الفوارس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں:

كَانَ ضَعِيفًا جَدًّا . ”یہ سخت ضعیف تھا۔“

(تاریخ بغداد للخطیب: 13/223)

② عتبہ بن مسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

✽ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ جَهَجَاهَا الْغِفَارِيَّ أَخَذَ عَصَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ عُمَانَ فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ، فَوَقَعَتِ الْأَكِلَةُ فِي رُكْبَتِهِ .  
 ”جہجہ غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ والی لاٹھی سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے  
 پکڑی اور ان کے گھٹنے میں مار کر توڑ دی، جس سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھٹنے  
 میں (زخم ہونے کے بعد) خارش پڑ گئی۔“

(كشف المشكل لابن الجوزي: 167/1)

روایت سخت ضعیف ہے۔

علی بن محمد بن ابی قیس کے بارے میں محمد بن احمد بن ابی الفوارس رضی اللہ فرماتے ہیں:  
 كَانَ ضَعِيفًا جَدًّا . ”یہ سخت ضعیف تھا۔“

(تاریخ بغداد للخطیب: 223/13)

❁ عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

ضَرَبَ كِنَانَةَ بْنَ بَشْرِ جَبِينَةَ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ بِعَمُودِ حَدِيدٍ فَخَرَّ  
 لِجَنْبِهِ وَضَرَبَهُ سَوْدَانُ بْنُ حُمْرَانَ الْمُرَادِيَّ بَعْدَمَا خَرَّ لِجَنْبِهِ  
 فَقَتَلَهُ وَأَمَّا عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ فَوَثَبَ عَلَى عُمَانَ فَجَلَسَ  
 عَلَى صَدْرِهِ وَبِهِ رَمَقٌ فَطَعَنَهُ تِسْعَ طَعَنَاتٍ وَقَالَ: أَمَّا ثَلَاثٌ  
 مِنْهُنَّ فَإِنِّي طَعَنْتُهُنَّ لِلَّهِ، وَأَمَّا سِتٌّ فَإِنِّي طَعَنْتُ إِيَّاهُنَّ لِمَا  
 كَانَ فِي صَدْرِي عَلَيْهِ .

”کنانہ بن بشر نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر لوہے کے ہتھیار سے مارا، تو

آپ ﷺ پہلو کے بل زمین پر گر گئے۔ اس کے بعد سودان بن حمران مرادی نے وار کیا اور شہید کر دیا، پھر عمرو بن حتم ﷺ کو دکر سیدنا عثمان ﷺ کے سینے پر چڑھ گئے، سیدنا عثمان ﷺ میں ابھی زندگی کی رمت باقی تھی، پھر عمرو ﷺ نے نو نیزے مارے اور کہا: تین نیزے اللہ کے لیے مارے ہیں اور باقی چھ نیزے اپنے سینے کی آگ ٹھنڈی کرنے کے لیے مارے ہیں۔“

(طبقات ابن سعد: 3/74)

جھوٹی روایت ہے:

① محمد بن عمرو اقدی ”متروک و کذاب“ ہے۔

② عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے شاہد نہیں ہیں۔

✽ سیدنا عثمان بن شریذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَرَّ عُثْمَانُ عَلَى جَبَلَةَ بِنِ عَمْرِو السَّاعِدِيِّ وَهُوَ بِفَنَاءِ دَارِهِ،  
وَمَعَهُ جَامِعَةٌ، فَقَالَ: يَا نَعَثْلُ! وَاللَّهِ لَأَقْتُلَنَّكَ وَلَأَحْمِلَنَّكَ  
عَلَى قُلُوصِ جَرَبَاءَ، وَلَأُخْرِجَنَّكَ إِلَى حَرَّةِ النَّارِ، ثُمَّ جَاءَهُ  
مَرَّةً أُخْرَى وَعُثْمَانُ عَلَى الْمَنْبَرِ فَأَنْزَلَهُ عَنْهُ.

”سیدنا عثمان ﷺ کا جبلہ بن عمرو ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر رہا تھا، وہ گھر کے صحن میں تھے، اس کے پاس طوق تھا۔ اس نے کہا: اے نعثل! اللہ کی قسم میں ضرور تجھے قتل کروں گا، تیری لاشے کو خارش زدہ اونٹنی پر رکھ کر حرہ النار نامی جگہ میں پھینک دوں گا۔ پھر ایک مرتبہ آیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے، تو آپ ﷺ کو نیچے اتار دیا۔“

روایت جھوٹی ہے:

- ① محمد بن عمرو اقدی ”متروک و کذاب“ ہے۔
  - ② عبید اللہ بن رافع بن خدیج مجہول الحال ہے۔
  - ③ عبید اللہ بن رافع کا سیدنا عثمان بن شریک رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔
- ✽ عبد اللہ بن عبد الرحمن ہمدانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دَخَلَ أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ الْكِنَانِيُّ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَبُو الطُّفَيْلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْ قَتَلَةِ عُثْمَانَ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ مِمَّنْ حَضَرَهُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ مِنْ نَصْرِ؟ قَالَ: لَمْ يَنْصُرْهُ الْمُهَاجِرُونَ، وَالْأَنْصَارُ، وَلَمْ تَنْصُرْهُ أَنْتَ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَمَا طَلَبِي بِدَمِهِ نَصْرَةَ لَهُ؟.....

”سیدنا ابو طفیل عامر بن وائلہ کنانی رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ابو طفیل؟ فرمایا: جی، معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والوں میں آپ بھی تھے؟ فرمایا: نہیں، البتہ وہاں موجود تھا، مگر اُن کی مدد نہ کر سکا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: مدد کیوں نہ کی؟ فرمایا: اُن کی مدد تو مہاجرین و انصار بھی نہ کر سکے، بلکہ آپ بھی تو مدد نہیں کر سکے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کر رہا ہوں، کیا یہ ان کی نصرت نہیں ہے؟.....“

روایت سخت ضعیف ہے۔

① عبد اللہ بن عبد الرحمن ہمدانی کا تعین نہیں ہو سکا۔

② علی بن محمد مدائنی اور عبد اللہ بن عبد الرحمن کے درمیان انقطاع ہے، یا عبد

اللہ بن عبد الرحمن ہمدانی اس واقعہ کا شاہد نہیں ہے۔

❁ یہ روایت عبد الرحمن ہمدانی سے بھی مروی ہے۔

(تاریخ ابن عساکر: 117/26)

یہ سند بھی سخت ضعیف ہے۔

① عبد اللہ بن شیبہ ربیع ابو سعید ”ضعیف و غیر ثقہ“ ہے۔

② عبد الرحمن ہمدانی کا تعین درکار ہے!

③ محمد بن سلام حمّی اور عبد الرحمن ہمدانی کے درمیان انقطاع ہے، یا عبد الرحمن

ہمدانی اس واقعہ کا شاہد نہیں ہے، واللہ اعلم!

صحابہ تو دفاع کرتے رہے:

❁ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

قُلْتُ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ مَعَكَ فِي الدَّارِ عُصْبَةً

مُسْتَنْصَرَةً، يَنْصُرُ اللَّهُ تَعَالَى بِأَقْلٍ مِنْهَا، فَأَذَنْ لِي فَلَأُقَاتِلُ،

فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا أَهْرَاقَ فِي دَمِهِ، أَوْ قَالَ

: أَهْرَاقَ فِي دَمًا .

”میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کے ساتھ گھر میں

(مسلمانوں کی) اتنی بڑی محافظ جماعت موجود ہے کہ اس سے کم لوگ بھی ہوں،

تو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ غلبہ عطا کر دے گا۔ پس آپ اجازت دیں کہ میں (ان باغیوں سے) قتال کروں، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا واسطہ! ایک شخص کی خاطر کسی کا خون نہ بہایا جائے، یا فرمایا: میری وجہ سے کسی کا خون نہ بہایا جائے۔“  
(تاریخ خلیفہ بن خیاط، ص 173، المطالب لابن حجر: 4391، وسندہ صحیح)

✽ کتنا مولیٰ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ شَهِدَ مَقْتَلَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، قَالَ: أَمَرْتَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ أَنْ نُرْحَلَ بَعْلَةً بِهَوْدَجٍ فَرَحَلْنَاهَا، ثُمَّ مَشَيْنَا حَوْلَهَا إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا الْأَشْتَرُ وَنَاسٌ مَعَهُ، فَقَالَ الْأَشْتَرُ لَهَا: ارْجِعِي إِلَى بَيْتِكَ فَأَبْتِ، فَفَرَغَ قَنَاءَ مَعَهُ، أَوْ رُمَحًا، فَضْرَبَ عَجْزَ الْبَعْلَةِ، فَشَبَّتِ الْبَعْلَةُ، وَمَالَ الْهُودَجُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَقَعَ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ: رُدُونِي، رُدُونِي، وَأَخْرَجَ مِنَ الدَّارِ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ مَضْرُوبِينَ مَحْمُولِينَ، كَانُوا يَدْرُونَ عَنْ عُمَانَ، فَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبَا حَاطِبٍ [وَالصَّحِيحُ]: مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ [وَمُرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، قُلْتُ: فَهَلْ نَدِيَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِهِ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ دَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَانُ: لَسْتُ بِصَاحِبِهِ، وَكَلَّمَهُ بِكَلَامٍ فَخَرَجَ وَلَمْ يَنْدَ مِنْ دَمِهِ بِشَيْءٍ، قُلْتُ: فَمَنْ قَتَلَهُ؟ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : جَبَلُهُ بِنُ أَيُّهُمْ فَجَعَلَ ثَلَاثًا يَقُولُ : أَنَا قَاتِلٌ  
نَعَثَلٍ قُلْتُ : فَأَيْنَ عُثْمَانُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : فِي الدَّارِ .

میری عمر چودہ برس تھی، میں مقتل عثمان رضی اللہ عنہ میں حاضر تھا، ہمیں (اُم المؤمنین) سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا نے خچر پر کاٹھی ڈالنے کا کہا، تو ہم نے خچر پر کاٹھی رکھی۔ پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے) دروازے تک چلتے رہے، وہاں دیکھا کہ اشتر (مالک بن حارث) اور اس کے ساتھی کھڑے تھے، اشتر نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ اپنے گھر واپس چلی جائیے، مگر سیدہ نے انکار کیا، تو اشتر نے نیزہ اٹھایا اور خچر کی پیٹھ پر دے مارا، خچر بدکا اور اس نے اگلی ٹانگیں اٹھالیں، کاٹھی سرک گئی، قریب تھا کہ نیچے گر جاتی، جب سیدہ نے یہ سلوک دیکھا، تو فرمایا: مجھے واپس لے جائیں، مجھے واپس لے جائیں۔ (میں نے دیکھا) قریش کے چاروں جوانوں کو گھر سے اٹھا کر باہر لایا گیا، جو خون میں لت پت تھے، یہ چاروں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے رہے، وہ یہ تھے: حسن بن علی، عبداللہ بن زبیر، محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہ۔ (راوی محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کنانہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک تھے؟ فرمایا: معاذ اللہ! وہ تو عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ مجھے قتل کرنے والے نہیں ہیں، اس کے علاوہ بھی گفتگو ہوئی۔ تو محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نکل آئے اور دم عثمان رضی اللہ عنہ میں شریک نہ ہوئے۔ (راوی) محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کنانہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو

کس نے شہید کیا؟ فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک مصری (یہودی) نے شہید کیا، جس کا نام جبلہ بن ابہم تھا، پھر اس نے (مدینہ کی گلیوں) میں تین چکر لگائے اور تین بار یہ پکارا: میں (نعوذ باللہ!) نعل کا قاتل ہوں۔ میں نے پوچھا: شہادت والے دن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہاں تھے؟ فرمایا: (اپنے) گھر میں۔“

(مسند إسحاق بن راہویہ: 2088، وسندہ حسن)

### محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا داڑھی پکڑنا؟:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ میں شریک نہیں تھے۔ وہ تمام روایات غیر ثابت ہیں، جن میں ہے کہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ کر جھکا دیا اور ان کی داڑھیں گرا دیں یا ان کی گردن پر نیزوں سے وار کیے۔ اس بارے میں وارد روایات اور ان کا تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

❁ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے شمشیر زن سے منسوب ہے:

دَخَلَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَنْتَ قَاتِلِي، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ يَا نَعْتَلُ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ أُتِيَ بِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَابِعِكَ لِيَحْنَنَّكَ وَيَدْعُو لَكَ بِالْبِرْكَاتِ فَخَرَيْتَ عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَوْتَبَ عَلِيَّ صَدْرِهِ وَقَبَضَ عَلِيَّ لِحَيْتِهِ، فَقَالَ: إِنْ تَفَعَّلَ كَانَ يَعْزُّ عَلِيَّ أَبِيكَ أَنْ تَسُوءَهُ، قَالَ: فَوَجَّأَهُ فِي نَحْرِهِ بِمَشَاقِصَ كَانَتْ فِي يَدِهِ.

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم

مجھے قتل کرنے والے ہو۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیسے جانتے ہو، نعل! فرمایا: کیونکہ تجھے پیدائش کے ساتویں دن گھٹی دلانے اور برکت کی دعا کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا، تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پاخانہ کر دیا تھا۔ یہ سن کر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے سینے پر کود پڑے اور داڑھی کو پکڑ لیا، عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (تمہارے والد زندہ ہوتے، تو) تمہاری یہ حرکت تمہارے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو بہت بری لگتی۔ تو محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے چوڑے پھالے والے نیزے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گلے پر مارے۔“

(المعجم الكبير للطبراني: 83/1، تاریخ ابن عساکر: 409/39)

سند ضعیف ہے۔

① مبارک بن فضالہ کا عنعنہ ہے۔

② عثمان رضی اللہ عنہ کا شمشیر زن کون ہے؟ معلوم نہیں۔

✽ حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

هَذَا غَرِيبٌ جِدًّا وَفِيهِ نَكَارَةٌ.

”یہ انتہائی عجیب و غریب روایت ہے، اس میں نکارت ہے۔“

(البدایة والنہایة: 194/7)

✽ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

ضَرَبَهُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بِمَشَاقِصَ فِي أَوْدَاجِهِ.

”محمد بن ابی بکر نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی رگ جاں پر نیزوں کے وار کیے۔“

(تاریخ خلیفہ بن خیاط، ص 175)

سخت ضعیف ہے۔ ابو زکریا عجلانی مجہول ہے۔

✽ وثاب مولیٰ عثمان کہتے ہیں:

جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ  
فَقَالَ بِهَا حَتَّى سَمِعْتُ وَقَعَ أَضْرَاسِهِ .

”محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ تیرہ لوگوں کے ہمراہ آئے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی کو پکڑا اور اسے بھینچا، یہاں تک کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ڈاڑھوں کے گرنے کی آواز سنی۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 37079، تاريخ خليفة بن خياط، ص 174)

سند ضعیف ہے۔ وثاب کی توثیق معلوم نہیں۔

✽ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ: لَقَدْ أَخَذْتَ مِنِّي مَا أَخَذَا  
أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا مَا كَانَ أَبُوكَ لِيَقْعَدَهُ فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ .

”محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے میری وہ چیز پکڑی ہے یا (فرمایا:) آپ میرے اس حصہ پر بیٹھیں ہیں کہ آپ کے والد (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) ہوتے، تو اس پر ہرگز نہ بیٹھتے، تو محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ چھوڑ کر چلے گئے۔“

(تاريخ خليفة بن خياط، ص 174، تاريخ الطبري: 384/4)

سند ضعیف ہے۔ حسن بصری اس واقعہ کے شاہد نہیں۔

✽ ربطہ مولاة أسامة بن زيد سے منسوب ہے:

جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلَيْهِ تَوْبُ قُطْنٍ مَصْبُوعٌ  
فَأَخَذَ بِلِحْيَةِ عُثْمَانَ فَهَزَّهَا حَتَّى سَمِعَ صَرِيرَ أَضْرَاسِهِ بَعْضَهَا  
عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي دَعِ لِحْيَتِي فَإِنَّكَ لَتَجْذِبُ مَا  
يَعِزُّ عَلَى أَبِيكَ أَنْ يُؤْذِبَهَا فَرَأَيْتَهُ كَأَنَّهُ اسْتَحْيَا فَقَامَ فَجَعَلَ  
بِطَرْفِ تَوْبِهِ هَكَذَا: أَلَا ارْجِعُوا أَلَا ارْجِعُوا.

”محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے رنگا ہوا اون کا کپڑا پہنا ہوا تھا،  
انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ریش مبارک کو پکڑا اور اسے جھکا دیا، یہاں تک  
کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ڈاڑھوں کے ایک دوسرے پر گرنے کی آواز سنائی دی، سیدنا  
عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھتیجے! میرے داڑھی کو چھوڑ دیجئے، آپ نے ایسی چیز کو  
پکڑا ہے، آپ کے والد (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اسے تکلیف پہنچانے کی سکت  
نہیں رکھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ  
گویا انہیں حیا آئے اور اپنے کپڑے کا پلو پکڑے (لوگوں سے) کہنے لگے:  
واپس چلے جاؤ، واپس چلے جاؤ۔“

(تاریخ ابن عساکر: 406/39)

روایت سخت ضعیف ہے۔

- ① ریطہ مولاة اُسامہ کے حالات زندگی نہیں ملے۔
- ② شیخ من اہل الشام ابو جناب نامعلوم ہے۔
- ③ معمر بن عقیل کے حالات زندگی نہیں ملے۔
- ④ یحییٰ بن میمون ہدادی کی توثیق معلوم نہیں۔

✽ ابو حرب سے منسوب ہے:

دَخَلَ عَلَى عُمَانَ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِي  
الْمُصْحَفِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: لَوْ كَانَ أَبُوكَ لَمْ يَقْبِضْ عَلَيَّ  
مَا قَبِضْتَ .

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے، عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑی، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کے والد زندہ ہوتے، تو آپ میری داڑھی کبھی نہ پکڑتے۔“

(المَحَنَ لِأَبِي عَرَبٍ، ص 79)

جھوٹی روایت ہے:

① ابو عرب کے شیوخ مجہول و نامعلوم ہیں۔

② زیاد بن عبداللہ بکائی ضعیف ہے۔

③ مجالد بن سعید جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

④ ابو حرب کون ہے؟ معلوم نہیں۔

✽ قتادہ بن دعامہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

أَخَذَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بِلِحْيَتِهِ .

”محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑی۔“

(تاریخ خلیفۃ بن خیاط، ص 175)

سند ضعیف ہے۔

① سعید بن ابی عمرو بہ مدلس و مختلط ہے۔

② قتادہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بہت عرصہ بعد پیدا ہوئے۔

✽ خنساء مولاۃ اُسامہ بن زید سے منسوب ہے:

دَخَلَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَخَذَ لِحْيَتَهُ وَأَهْوَى بِمَشَاقِصِ  
مَعَهُ لِيَجَأَ بِهَا فِي حَلْقِهِ .

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس محمد بن ابی بکر آئے اور ان کی داڑھی پکڑی، پھر  
نیروں کے وار سے عثمان رضی اللہ عنہ کی رگ جان کاٹ دی۔“

(تاریخ ابن عساکر: 405/39)

جھوٹی روایت ہے:

① غصن بن قاسم کون ہے؟ معلوم نہیں، اگر قاسم بن غصن ہے، تو ضعیف ہے۔

② رجل مبہم ہے۔

③ سیف بن عمر کوفی بالاتفاق ”ضعیف و متروک“ ہے۔

④ شعیب بن ابراہیم کوفی ”مجهول“ ہے۔

✽ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

دَخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى عُثْمَانَ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ:  
أَرْسِلْ لِحْيَتِي، فَلَمْ يَكُنْ أَبُوكَ لِيَتَنَاوَلَهَا فَأَرْسَلَهَا .

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کی داڑھی پکڑی، تو  
عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری داڑھی چھوڑ دو، آپ کے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) ہوتے،  
تو اسے ہرگز نہ پکڑتے، تو محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے داڑھی کو چھوڑ دیا۔“

(تاریخ الطبری: 393/4)

جھوٹی روایت ہے:

① سیف بن عمرو کوئی بالاتفاق ”ضعیف و متروک“ ہے۔

② شعیب بن ابراہیم کوئی ”مجہول“ ہے۔

③ مجالد بن سعید جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

✽ عبد الرحمن بن محمد بن عبد القاری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

أَخَذَ بِلِحْيَةِ عُثْمَانَ، فَقَالَ: قَدْ أَخْرَاكَ اللَّهُ يَا نَعْتَلُ، فَقَالَ

عُثْمَانُ: لَسْتُ بِنَعْتَلٍ، وَلَكِنْ عَبْدُ اللَّهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

”محمد بن ابی بکر نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑی اور کہا: نعتل! اللہ نے

تجھے ذلیل کر دیا ہے۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نعتل نہیں ہوں، میں اللہ کا

بندہ اور مومنوں کا امیر ہوں۔“

(طبقات ابن سعد: 73/3)

سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن عمرو اقدی ”متروک و کذاب“ ہے۔

② عبد الرحمن بن محمد بن عبد القاری نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

✽ قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي ذَنْبَهُ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

”اللہ! میرے والد کا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں گناہ معاف فرما۔“

(الثقات لابن حبان: 41/8، المطالب العالیة لابن حجر: 4388)

سند ضعیف ہے۔ سعید بن مسلم باہلی کی توثیق نہیں۔

متنبیہ:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے:

..... لَعَنَ اللَّهُ قَتْلَتَهُ، أَقَادَ اللَّهُ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ بِهِ ..... .

”..... اللہ تعالیٰ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کرے، اللہ تعالیٰ محمد بن ابی

بکر سے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لے.....۔“

(المُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ: 88/1، تاريخ المدينة لابن شَبَّه: 4/1244)

سند ضعیف ہے۔ طلق بن خثاب مجہول الحال ہے، اسے صرف ابن حبان رضی اللہ عنہ نے

”الشقات: ۳۹۶/۴“ میں ذکر کیا ہے۔

بعض سندوں میں طلق بن خثاب کی طلق بن حبیب سے تصحیف ہو گئی ہے۔

جنازہ اور تدفین کے متعلق روایات:

❁ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

أَرَادُوا أَنْ يُصَلُّوا عَلَى عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنْعُوا، فَقَالَ

رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَبُو جَهْمِ بْنِ حَذِيفَةَ: دَعُوهُ، وَقَدْ صَلَّى اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ، وَصَلَّى رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”مسلمانوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھنا چاہی، تو انہیں (باغیوں

کی طرف سے) روک دیا گیا۔ تو ایک قریشی آدمی ابو جہم بن حذیفہ نے فرمایا:

عثمان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیجئے، ان کا نماز جنازہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی

پڑھ دیں گے۔“ (الاستیعاب لابن عبد البر: 1048/3)

سند ضعیف ہے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے شاہد نہیں۔

❁ تابعی کبیر مالک بن ابی عامر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

كُنْتُ أَحَدَ حَمَلَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حِينَ تُوُفِّيَ، حَمَلْنَاهُ عَلَى بَابٍ،  
وَإِنَّ رَأْسَهُ لَيَقْرِعُ الْبَابَ لِإِسْرَاعِنَا بِهِ، وَإِنَّ بِنَا مِنَ الْخَوْفِ  
لَأَمْرًا عَظِيمًا حَتَّى وَارَيْنَاهُ فِي قَبْرِهِ فِي حَشٍّ كَوَكَبٍ.

”سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی نعش کو اٹھانے والوں  
میں سے ایک میں بھی تھا۔ ہم نے انہیں اٹھا کر دروازے پر پہنچے، جلدی جلدی  
میں عثمان رضی اللہ عنہ کا سر دروازے پر لگا۔ ہمیں خوف کی وجہ سے بڑی پریشانی لاحق  
تھی، یہاں تک کہ ہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (کی نعش) کو ”حش کوکب“ (نامی  
باغ) میں قبر کھود کر دفن کر دیا۔“ (طبقات ابن سعد: 79/3)

سند ضعیف ہے۔ ربیع بن مالک بن ابی عامر مجہول الحال ہے۔

❁ ابو بشیر عابدی سے منسوب ہے:

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (کی نعش) تین دن تک پڑی رہی، اسے دفن نہیں کیا گیا،  
پھر حکیم بن حزام قرشی رضی اللہ عنہ نے، اس کے بعد بنو اسد بن عبد العزیٰ کے ایک  
شخص اور جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ  
سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے کے متعلق بات کی اور مطالبہ کیا کہ وہ ان کے  
گھر والوں کو اس کی اجازت دیں، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مطالبہ پورا کر دیا اور  
دفن کرنے کی اجازت دے دی۔ جب یہ بات (باغیوں کو) معلوم ہوئی، تو وہ

پتھر لے کر راستے پر بیٹھ گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے کچھ افراد ان کی نعش لے کر نکلے، وہ جنازے کو مدینہ کے ایک حش کو کب نامی باغ میں لے جا رہے تھے، جس میں یہود اپنے مردے دفن کیا کرتے تھے، جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نعش کو (باغی) لوگوں کے سامنے سے گزرا گیا، تو انہوں نے جنازے پر پتھراؤ کیا اور جنازہ گرانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی، تو انہوں نے باغیوں کو سخت حکم جاری کیا کہ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (کی نعش) کو کچھ نہ کہیں، تو باغیوں نے بات مان لی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے میت کو لایا گیا اور حش کو کب

(نامی باغ) میں دفن کر دیا گیا۔“ (تاریخ الطبری: 4/412)

سند سخت ضعیف ہے۔

① جعفر بن عبد اللہ محمدی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

②، ③ حسین بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب اور اس کے

والد کی توثیق ثابت نہیں۔

④ ابو میمونہ کا تعین و توثیق ثابت نہیں ہو سکی۔

⑤ ابو بشیر عابدی کون ہے؟ معلوم نہیں ہو سکا۔

❁ ایک روایت ہے:

إِنَّتَهُوَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَدَفَنُوهُ فِيهِ مِمَّا يَلِي حِشَانَ كَوْكَبٍ .

”مسلمان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (کی نعش) کو بقیع میں لے گئے اور انہیں وہاں

”حش کو کب“ (نامی باغیچے) سے ملحق جگہ پر دفن کر دیا۔“

(تاریخ الطبری: 4/414، تاریخ ابن عساکر: 39/526)

جھوٹی روایت ہے:

① سیف بن عمر کوفی بالاتفاق ”ضعیف و متروک“ ہے۔

② شعیب بن ابراہیم کوفی ”مجہول“ ہے۔

✽ سیدنا عبداللہ بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کے بعد دو راتوں تک ایسے ہی پڑے رہے، مسلمان انہیں دفن نہیں کر سکے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نعش کو چار بندوں نے اٹھایا، جن کے نام حکیم بن حزام، جبیر بن مطعم، نیار بن مکرم اور ابو جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ جب میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے لیے رکھا گیا، تو انصار قبیلہ کے کچھ لوگ آئے اور مسلمانوں کو جنازہ سے روک دیا، ان لوگوں میں اسلم بن اوس بن بجرہ ساعدی اور ابو جہم مازنی وغیرہ شامل تھے، نیز انہیں بقیع میں دفن کرنے سے بھی روک دیا، تو ابو جہم رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی دفن کر دیں، ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نے نماز جنازہ پڑھ دی ہے۔ باغیوں نے کہا: ہم انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہونے دیں گے، تو مسلمانوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو حش کوکب (نامی باغ) میں دفن کر دیا، جب بنو امیہ کی حکومت آئی، تو انہوں نے حش کوکب کو بقیع الغرقہ قبرستان میں شامل کر دیا، آج یہ بنو امیہ کا قبرستان ہے۔“ (تاریخ الطبری: 4/413)

محمد بن عمرو اقدی کی گھڑ نٹل ہے۔

✽ عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

دُفِنَ لَيْلَةَ السَّبْتِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي حَشِّ كَوْكَبٍ بِالْبَقِيعِ

فَهِيَ مَقْبَرَةُ بَنِي أُمَيَّةَ الْيَوْمَ .

”سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ہفتہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بقیع کے ساتھ

حش کو کب (نامی باغ) میں دفن کیا گیا، جو آج بنو امیہ کا قبرستان ہے۔“

(طبقات ابن سعد: 77/3)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن عمرو اقدی ”متروک و کذاب“ ہے۔

② عمرو بن عبداللہ بن عنبہ لاپتہ ہے۔

اظہار افسوس!

✽ رازدانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی

شہادت کی خبر ملی، تو فرمایا:

الْيَوْمَ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْإِسْلَامِ، فَكَمْ مِنْ مَرَحَلَةٍ قَدِ ارْتَحَلُوا عَنْهُ .

”اس وقت لوگ اسلام کے آخری کنارے پر پہنچ چکے ہیں۔ (ہائے) لوگ

اسلام سے کتنے ہی مرحلے دور ہٹ چکے ہیں!“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 516/7، وسندہ حسن)